Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

بدھ 4- اگست 1999ء - 21 ربیع الثانی 1420 ہجری - 4- ظہور 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 174

اجتماع شرق و غرب

حضرت علیؓ فرماتے ہیں-

جب قائم آل محمدؐ آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اہل مشرق و مغرب کو جمع کر دے گا-

(ینابیع المودہ جلد 3 ص 90 از شیخ سلیمان بن ابراہیم طبع دوم مکتبہ عرفان - بیروت)

تاریخِ مذہب کا منفرد اور ایمان افروز واقعہ - عالمی سجدۂ تشکر ادا کیا گیا

ایک کروڑ روحیں مولا کے در پر سجدہ ریز ہو گئیں

104 ممالک کی 231 قوموں کے ایک کروڑ آٹھ لاکھ 20 ہزار نئے افراد نے اس سال جماعت احمدیہ میں شمولیت کا اعزاز حاصل کیا

ساتویں عالمی بیعت یکم - اگست 1999ء

○ اسلام آباد (برطانیہ) ساتویں عالمی بیعت یکم اگست 1999ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے 34ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے دن منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر اعلان کیا گیا کہ اس سال خدا کے فضل و کرم سے ایک کروڑ آٹھ لاکھ 20 ہزار 226 نئے افراد نے دنیا بھر میں احمدیت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عالمی بیعت کے موقع پر تشریف لائے تو جملہ احباب جماعت پہلے ہی قطاروں میں تیار بیٹھے تھے۔ اس دفعہ عالمی بیعت کی تقریب میں جلسہ گاہ میں 25 زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دوہرایا گیا۔ اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا کے 158 ممالک کے احمدیوں نے اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے عالمی بیعت سے قبل اس کا طریق کار انگریزی زبان میں بیان فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ پڑھیں گے اور پھر احباب ان کو دوہرائیں گے۔ اس کے بعد ان الفاظ کا ترجمہ 25 مختلف زبانوں میں دوہرایا جائے گا۔ اس کے بعد ایڈیشنل وکیل التبشیر مکرم عبدالماجد طاہر صاحب نے مختصراً بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سنے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ ساتویں عالمی بیعت 1999ء کے موقع پر ایک کروڑ 8 لاکھ 20 ہزار 226- افراد نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی ہے۔ ان کا تعلق 104 ممالک کی 231 قوموں سے ہے اور اس وقت 25 زبانوں میں یہاں پر بیعت کے الفاظ کا ترجمہ کر کے دوہرایا جائے گا۔ اس کے بعد سات نمائندگان نے دنیا بھر کی قوموں اور مبائعین کی نمائندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کو پکڑا۔ ان احباب کے کندھوں پر دیگر احباب نے ہاتھ رکھ کر یہ رابطہ جملہ عام احباب تک پہنچایا اور تمام احباب جماعت نے جو یہاں موجود تھے ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر یہ رابطہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ساتھ ملا لیا۔

حضور ایدہ اللہ نے انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ ادا فرمائے۔ جس کو احباب نے دوہرایا اس کے بعد 25 زبانوں میں بیعت کے الفاظ کے ترجمہ کی آوازیں بیک وقت بلند ہوئیں۔ یہ ایک عجیب حیران کن نظارہ تھا اور ایک خاص روحانی جذب اور لطف ساتھ لئے ہوئے تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیعت کے الفاظ نہایت درجہ سوز اور رقت سے ادا کر رہے تھے اور یہی کیفیت اسلام آباد میں موجود 20 ہزار کے مجمع پر اور ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا بھر کے ایک کروڑ نئے نومبایعین اور پہلے سے احمدی کروڑوں احباب پر طاری تھی۔

بیعت کے الفاظ کے بعد حضور نے فرمایا اب ہم سجدہ شکر ادا کریں گے اس کے لئے کسی سمت کی ضرورت نہیں جو جہاں بیٹھا ہے وہیں سجدہ کر دے اس کے بعد تمام احباب نے سجدہ شکر ادا کیا اور اس کے بعد عالمی بیعت 1999ء کی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کے اس غیر معمولی فضل اور تائید و نصرت کے اس بے مثال نظارے نے پوری جماعت احمدیہ کو تسبیح و تحمید اور خوشی و مسرت سے معمور کر دیا ہے۔ اس بے مثل اور تاریخی واقعہ پر ہم اپنے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور تمام احمدیہ جماعت کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو فزوں تر کرتا چلا جائے۔ اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر اپنی قدرت کے معجزے دکھائے۔

عالمی بیعت کی تقاریب

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کا سلسلہ 1993ء میں شروع فرمایا۔ موجودہ تقریب کو ملا کر گزشتہ سات سالوں میں 2 کروڑ 19 لاکھ نئے افراد جماعت احمدیہ میں شمولیت کر چکے ہیں۔ سال وار تفصیل یہ ہے۔

1993	204308
1994	421753
1995	847725
1996	1602721
1997	3004585
1998	5004591
1999ء	10820226
میزان	2'19'05'909

جلسہ سالانہ یوکے کے پروگرام

بدھ 4- اگست 1999ء

7-00 p.m. حضور کا دوسرے دن کا خطاب (دوبارہ)
نیز یہ خطاب اسی روز رات 2 بجے اور جمعرات کو صبح 50-8 پر بھی نشر ہو گا۔

جمعرات 5- اگست 1999ء

7-00 p.m. حضور کا اختتامی خطاب (دوبارہ)
نیز یہ خطاب اسی روز رات 2 بجے اور جمعہ کو صبح 50-8 پر بھی نشر ہو گا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ میں کروڑوں کے داخلہ کی پیشگوئی

صحبت صالحین کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"امّارہ والے میں نفس امّارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں" جس کا دل ہر وقت اس کو بدیوں کی تحریک کر رہا ہو اس کے پاس بیٹھو گے تو تمہارے دل میں بھی بدیوں کی تحریکیں شروع ہو جائیں گی۔ "اور لوّامہ والے میں لوّامہ کی تاثیریں ہوتی ہیں" جس شخص کے پاس بیٹھو اگر اس کا نفس بار بار اس کو اپنی کمزوریوں اور بدیوں پر ملامت کرتا ہے تو جو پاس بیٹھتا ہے وہ یہ محسوس کرے گا کہ اس کے دل میں بھی اپنی کمزوریوں اور بدیوں پر ملامت کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ "اور جو شخص نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلی ملنے لگتی ہے" اس سے پہلے اگرچہ نفس مطمئنہ کا ذکر گزر چکا ہے مگر اب چونکہ تدریج میں ذکر فرما رہے ہیں اس لئے آخر پر پھر نفس مطمئنہ کا ذکر ضروری تھا۔

پھر فرماتے ہیں' "صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے بہت سے لوگ جو دور بیٹھے رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کبھی آئیں گے اس وقت فرصت نہیں ہے بھلا تیرہ سو سال کے موعود سلسلہ کو جو پالیں اور اس کی نصرت میں شامل نہ ہوں اور خدا اور رسولؐ کے موعود کے پاس نہ بیٹھیں وہ فلاح پا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں" یعنی دور کی بیعت ان معنوں میں کہ بیعت کی اور دور ہی بیٹھے رہے اس کے نتیجے میں فلاح نصیب نہیں ہو سکتی۔

اب جو زمانہ آگیا ہے اس میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کروڑ سے بہت آگے بڑھ چکی ہے **اور ایسے دن آنے والے ہیں جبکہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں انسان جماعت میں داخل ہوں گے**۔ تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ سارے یہاں آجائیں۔ اس چھوٹی سی (بیت الذکر) میں یا کسی بڑی (بیت الذکر) میں بھی میں بیٹھا ہوں ناممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کی جو شخص نمائندگی کر رہا ہو' جب بھی کر رہا ہو ساری دنیا کے کروڑہا لوگ ان کے پاس پہنچ جائیں اور اگر نہ پہنچیں تو ان پر حضرت مسیح موعود (-) کا یہ فتویٰ صادر ہو جائے کہ ہرگز فلاح نہیں پا سکتے۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے ہمیں عطا فرما دی ہے اور دور بیٹھنے والوں کو بالکل یہی احساس ہوتا ہے کہ گویا وہ اسی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ چاہے دنیا کے کسی کونے میں بس رہے ہوں ان کے دل پر اتنا گہرا اثر پڑتا ہے مجلس کا کہ ان کو خیال بھی نہیں گزر رہا ہوتا کہ وہ کہیں اور بیٹھے ہوئے ہیں۔ بالکل ہمارے اندر' بیچ میں اسی احساس کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں جس طرح آپ یہاں ایک احساس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔

بہت سے خطوط مجھے ملتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایسی صورت میں اپنے سے بالکل کھوئے جاتے ہیں یہاں تک کہ چھوٹے بچے ہیں وہ تو اٹھ کر ٹی وی کی سکرین کو انگلیاں لگاتے ہیں۔ ایک بچی نے لکھا کہ مجھے امی نے ساری بات سمجھائی کہ الیس اللہ بکاف عبدہ کا کیا مطلب ہے۔ اور یہ انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں اور حضرت مسیح موعود (-) کی انگوٹھی جو آپ پہنتے ہیں اس کا قصہ بھی سنایا تو کہتی ہیں مجھے بے اختیار جب آپ کا ہاتھ انگوٹھی والا نظر آیا تو دوڑ کے گئی اور سکرین پر منہ لگا دیا کہ اس انگوٹھی کو چوموں۔ اب یہ بناوٹی باتیں نہیں ہیں۔ یہ محبت کے بے انتہا اور غیر اختیاری مظاہر ہیں جو جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔ پس یہ خیال دل میں پیدا ہونا کہ دور بیٹھے اب کیا کریں گے۔ **اگر دور بیٹھے لوگ ٹیلی ویژن پر کم سے کم خطبہ سننے کا اہتمام کریں تو حضرت مسیح موعود (-) کی یہ مراد پوری ہو جاتی ہے کہ وہ آئیں اور صحبت سے فیض یافتہ ہوں**۔

(الفضل 20-جولائی 98ء)

ایک کروڑ آئے

(عالمگیر بیعت 1999ء کے حوالہ سے)

ہزاروں لاکھوں بھی تو نے بھیجے ترے کرم سے کروڑ آئے
تری محبت میں جانِ جاناں! یہ ساری دنیا کو چھوڑ آئے

جو نیک فطرت ہیں آ رہے ہیں توازنِ حق بڑھا رہے ہیں
خدا کا منشا ہے ساری دنیا کا اصل آئے نچوڑ آئے

بڑھے مجاہد اٹھائے قرآں ہر ایک دینی محاذ پر جب
تو مردہ قوموں کو زندہ کرتے گزر گئے جتنے موڑ آئے

یہ بادِ پرنم یہ ابرِ رحمت' یہ بارشِ فضلِ ربِّ منعم
اٹھی ہے ان دھرتیوں سے جن میں یہ خوں پسینے نچوڑ آئے

لطیف سید و مرزا قادر کی روح لے کر اٹھے ہیں عاشق
جو ساری دنیا نہ توڑ پائے وہ رشتہ بیعت کا جوڑ آئے

زمانہ کروٹ پلٹ رہا ہے جہاں ادھر کو الٹ رہا ہے
عدو سے کہہ دو کہ حق سے ٹکرا کے سر وہ اپنا نہ پھوڑ آئے

یہ کالے گورے یہ شرقی غربی یہ ہندی ترکی فرنگی عربی
کروڑہا کل کو آئیں گے یہ' اگرچہ اب اک کروڑ آئے

جہانِ پیر ایک مر رہا ہے مسیح اسے زندہ کر رہا ہے
مسیح کو ماریں گی کیا صلیبیں کہ وہ صلیبوں کو توڑ آئے

ہزار فتح و ظفر ملی ہے اگرچہ ہجرت کی برکتوں سے
خدایا فتح و ظفر کی باگیں امام گھر کو ہی موڑ آئے

راجہ نذیر احمد ظفر

ہم نے کانٹوں کی سختیاں جھیلیں
ہم ہی پھولوں سے بہرہ مند ہوئے

ایک وہ کہ نشاں نہیں باقی
ایک ہم کہ ہزار چند ہوئے

مبشر احمد راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

نماز میں حضورِ قلب اور توجہ حاصل کرنے کے طریق

جب تک کسی عمل کی عظمت واہمیت اوراس کے فائدے اور فضیلت کا احساس نہ ہو اس میں توجہ قائم نہیں ہو سکتی۔

اسی پہلو کے پیش نظر نماز کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے۔ بعض بیوقوف کہتے ہیں کہ خدا کو ہماری نمازوں کی کیا حاجت ہے۔ اے نادانو! خدا کو حاجت نہیں مگر تم کو تو حاجت ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری طرف توجہ کرے۔ خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہو جاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ حصول قرب الٰہی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص 292)

نماز میں توجہ کا قائم نہ رہنا اور حضور قلب نصیب نہ ہونا اس کی بھی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود سے جب ایک شخص نے اس سلسلہ میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔

اس کی اصل جڑ امن اور غفلت ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہو کر امن میں ہو جاتا ہے تب وساوس ہوتے ہیں۔ دیکھو زلزلے کے وقت اور کشتی میں بیٹھ کر جب کشتی خوفناک مقام پر پہنچتی ہے۔ سب اللہ اللہ کرتے ہیں اور کسی کے دل میں وساوس پیدا نہیں ہوتے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 284)

ایک اور موقعہ پر ایسے ہی ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"انسان کی کوشش سے جو حضور قلب حاصل ہو سکتا ہے وہ یہی ہے کہ (-) وضو کرتا ہے۔ اپنے آپ کو کشاں کشاں (بیت الذکر) تک لے جاتا ہے۔ نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ یہاں تک انسان کی کوشش ہے اس کے بعد حضور قلب کا عطا کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ انسان اپنا کام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بھی ایک وقت پر اپنی عطا نازل کرتا ہے۔ نماز میں بے حضوری کا علاج بھی نماز ہی ہے۔ نماز پڑھتے جاؤ۔ اس سے سب دروازے رحمت کے کھل جاویں گے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص 66)

اپنی زبان میں دعا

نماز میں اپنی زبان میں دعائیں مانگنے سے بھی توجہ اور حضور دل حاصل ہوتا ہے۔ اس نکتہ کو بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہئے۔ کیونکہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے سورۃ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد مقررہ دعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں تاکہ حضور دل پیدا ہو جاوے۔ کیونکہ جس نماز میں حضور دل نہیں وہ نماز نہیں۔ آجکل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں۔ جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے۔ پھر پیچھے سے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص 54)

رحم کو آواز دو

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی.... فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے عرض کیا کہ حضرت.... نماز میں حضور اور لذت اور ذوق وشوق تضرع کیونکر پیدا ہووے فرمایا۔

"کبھی مکتب میں پڑھے ہو۔ عرض کیا ہاں پڑھا ہوں۔ فرمایا کبھی استاد نے کان پکڑائے ہیں عرض کیا ہاں پکڑائے ہیں۔ فرمایا پھر کیا حال ہوا۔ عرض کیا کہ میں پہلے تو برداشت کرتا رہا اور جب تھک گیا اور ہاتھ میرے دکھ گئے اور درد ہو گیا اور پسینہ پسینہ ہو گیا تو رو پڑا اور آنسو جاری ہو گئے فرمایا پھر کیا ہوا عرض کیا پھر استاد کو رحم آگیا اور کان چھڑا دیئے۔ اور خطا معاف کر دی پھر پیار کر لیا۔ اور کہا جاؤ پڑھو فرمایا یہی حالت نماز میں پیدا کرو جس قدر دیر لگے اتنی دیر نماز میں لگاؤ اور اھدنا الصراط المستقیم زیادہ پڑھو اور اس قدر پڑھو کہ ہاتھ پیر اور تمام بدن دکھ جاوے تو کچھ اپنی جان پر رحم آوے گا اور کچھ تکان ہو گا اور پھر خدا تعالیٰ کے رحم پر نظر ہو گی اس کے بعد خدا بھی رجوع برحمت ہو گا اور دریائے رحمت الٰہی جوش مارے گا پھر حضور اور خشوع وخضوع اور لذت اور ذوق وشوق پیدا ہو جاوے گا لوگ نماز تو جلدی ادا کر لیتے ہیں اور بعد میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں اور دیر لگاتے ہیں نظر کہیں ہوتی ہے ہاتھ کہیں ہوتے ہیں۔ دل کسی اور طرف لگا ہوا ہوتا ہے حضور کہاں سے ہو حضور اور ذوق جس کو حلاوت ایمانی کہتے ہیں وہ تو نماز میں ہونی چاہئے بعض راگ اور سروں سے حضور وتضرع اور ذوق حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ فضول ہے وہ ایک آنی اور عارضی ذوق ہوتا ہے جو پائدار نہیں ہوتا جس کو ایک بار سچا اور حقیقی ذوق اور تضرع حاصل ہو جائے قیام رکوع سجدہ میں بہت دیر لگانی چاہئے اور تہجد کی نماز ضرور پڑھنی چاہئے میں نے عرض کیا کہ سستی کا بھی کوئی علاج ہے فرمایا اس وقت غسل کر لیا کرو سستی دفع ہو جائے گی ہم بھی غسل کر لیا کرتے ہیں نماز تہجد سے انسان مقام محمود تک پہنچ جاتا ہے مقام محمود وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ انسان کی حمد کرتا ہے پھر فرمایا قوالی تو سنی ہو گی میں نے عرض کیا کہ ہاں سنی ہے فرمایا وجد آیا عرض کیا کہ ہاں آیا فرمایا دیکھو عین قوالی کے وقت وجد آتا ہے قوالی کے بعد وجد نہیں آتا اسی طرح نماز کے اندر انسان کو وجد آنا چاہئے جو حقیقی وجد ہے اور قوالی کے وقت عارضی وجد ہے جو آناً فاناً سب ذوق جاتا رہتا ہے اور نماز کا ذوق شوق ووجد حقیقی ہے جو ہمیشہ رہتا ہے ایک دفعہ فرمایا کہ حقیقی رونا آجاوے تو ہنسنا کیسا۔ لوگ قوالی میں روتے ہیں وجد کرتے ہیں لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ کیفیت جاتی رہتی ہے جو عارضی ہوتی ہے اور بعد میں سب منہیات اور معاصی سے اسی طرح پابند رہتے ہیں اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے حقیقی لذت ووجد کو قرآن شریف میں فرمایا کہ (نماز بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے) یہ بات قوالی کے سننے والوں کو نصیب نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ عارضی ہے ذوق حقیقی سے ذوق عارضی کو کیا نسبت ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کیا کہ نماز میں لذت وسرور اور ذوق وشوق کیونکر حاصل ہو۔ فرمایا تم نے کبھی شراب پینے والوں کو دیکھا ہے۔ عرض کیا کہ ہاں دیکھا ہے۔ فرمایا اگر ایک پیالی شراب میں نشہ نہ ہو تو شرابی کیا کرے گا۔ عرض کیا اور پیئے گا۔ فرمایا تب بھی نشہ نہ ہو تو پھر۔ عرض کیا اور پی لیوے گا۔ فرمایا کب تک۔ عرض کیا جب تک نشہ نہ ہو۔ فرمایا یہی حال نماز میں پیدا کرو نماز کا ذوق اور حضور نماز سے ہی ملے گا جب تک لذت وسرور حاصل نہ ہو نماز کو زیادہ دیر تک پڑھو لذت وسرور سب کچھ حاصل ہو جاوے گا فرمایا انسان کی حالت زمین کی حالت سی ہے بعض جگہ پانچ سات ہاتھ پر پانی نکل آتا ہے بعض مقام پر دس بیس ہاتھ پر اور بعض مقام پر پچاس سو ہاتھ پر پانی نکلتا ہے سو انسان جس قدر جدوجہد کرے گا اسی قدر جلد پانی نکلے گا انسان کو دعاؤں اور نمازوں میں تھکنا اور ماندہ ہونا اور ست ہونا نہیں چاہئے جیسے کنواں کھودنے والے ناامید نہیں ہوتے ایک روز ایسا ہوتا ہے کہ پانی نکل آتا ہے سو نماز پڑھنے والا کبھی نہ کبھی رحمت الٰہی کے چشمہ کو پا لیتا ہے اور ذوق وشوق کما حقہ حاصل کر لیتا ہے اور یہی انسان کی سعادت اور اس کی خلقت کی علت غائی ہے۔"

(تذکرۃ المہدی حصہ اول ص 150 تا ص 152 مولفہ پیر سراج الحق نعمانی صاحب اشاعت جون 1915ء)

بائیس طریق

حضرت مصلح موعود.... نے "ذکر الٰہی" کے موضوع پر 28۔ دسمبر 1916ء کو بیت نور قادیان میں تقریر کرتے ہوئے نماز میں توجہ قائم رکھنے کے بائیس طریق بیان فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اصل بات یہ ہے کہ شریعت نے توجہ قائم رکھنے کے لئے نماز میں ہی کچھ قوانین بتا دیئے ہیں مگر ناواقفیت کی وجہ سے اکثر لوگ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے........ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر ایک ایسا مادہ رکھا ہے کہ جب وہ کسی چیز کو استعمال کر رہا ہو اور ساتھ ساتھ اس کا فائدہ بھی سوچتا جائے اور اس پر یقین رکھے تو اسے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔"

حضور نے توجہ کے حصول کے لئے جن بائیس طریقوں اور قوانین قدرت کا ذکر کیا ہے ان میں وضو' بیت میں نماز پڑھنا' قبلہ رخ منہ کرنا' (-) اقامت' صف بندی' نیت نماز' فرائض سے پہلے اور بعد سنتوں کا ادا کرنا' ایسے الفاظ کا استعمال جن سے خدا تعالیٰ کی عظمت کی طرف توجہ پیدا ہو' نماز کے ادا کرنے کی حالت مختلف ہونا' الفاظ کو آہستہ آہستہ ادا کرنا' نظر سجدہ گاہ کی طرف رکھنا' ارادہ کر لینا کہ خیالات نہیں آنے دوں گا' بار بار یہ کہنا کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں' اکیلا نماز پڑھے تو قرات ایسی ہو کہ کانوں تک آواز پہنچتی رہے۔ غیر ضروری حرکتوں سے بچنا' دوران نماز چستی کا انداز قائم رکھنا' خیال جہاں سے ادھر ادھر ہو وہیں سے دوبارہ شروع کرنا' لغویات سے اعراض اور یہ تصور ذہن میں رکھنا کہ خدا کے حضور کھڑا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے شامل ہیں۔ قلبی وارادات کے تعلق میں حضرت مصلح موعود.... ایک دلچسپ قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"کسی مسجد کا مُلاّ ایک دن جماعت کرانے لگا۔ تو اس نے دیکھا کہ مقتدی آسودہ حال ہیں۔ اس پر نماز میں ہی اسے خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ مجھے تحفے تحائف دیں تو میرے پاس بڑا مال اکٹھا ہو جائے۔ پھر جب مال جمع ہو گیا تو میں اس سے تجارتی سامان خریدوں گا اور خوب تجارت کروں گا۔ کبھی دلی میں اپنی اشیاء لے جاؤں گا کبھی کلکتے چیزیں لے جاؤں گا۔ غرض اسی طرح وہ خیالات دوڑاتا چلا گیا۔ پھر ہندوستان اور بخارا کے درمیان اس نے تجارت کی سکیم بنانی شروع کر دی۔ اب بظاہر وہ رکوع اور سجدہ کر رہا تھا مگر خیالات کہیں کے کہیں تھے۔ ایک بزرگ بھی ان مقتدیوں میں شامل تھے۔ ان پر کشفی حالت طاری ہوئی اور انہیں امام کے تمام خیالات بتا دیئے گئے۔ اس پر وہ نماز توڑ کر الگ ہو گئے۔ جب اس مُلاّ نے نماز ختم کی۔ تو وہ ان پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناراض ہوا اور کہنے لگا۔ تمہیں یہ مسئلہ معلوم نہیں کہ نماز امام کے پیچھے پڑھا کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ مسئلہ تو مجھے معلوم ہے مگر میری صحت کچھ کمزور ہے۔ میں آپ کے ساتھ چلا اور دلی تک گیا۔ پھر دلی سے بخار آگیا۔ اور میں تھک کر رہ گیا اور چونکہ اتنے لمبے سفر کی میں برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لئے آپ سے الگ ہو گیا۔ اس پر وہ شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا۔

(فضائل القرآن ص 377‘ 378 تقریر 28 دسمبر 1936ء بمقام قادیان)

روح کی غذا

حضرت مسیح موعود (۔) متقی کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"متقی کی دوسری صفت یہ ہے یقیمون الصلوٰۃ یعنی وہ نماز کو کھڑی کرتے ہیں۔ متقی سے جیسا ہو سکتا ہے نماز کھڑی کرتا ہے یعنی کبھی اس کی نماز گر پڑتی ہے۔ پھر اسے کھڑا کرتا ہے یعنی متقی خدا تعالیٰ سے ڈرا کرتا ہے اور وہ نماز کو قائم کرتا ہے۔ اس حالت میں مختلف قسم کے وساوس اور خطرات بھی ہوتے ہیں جو پیدا ہو کر اس کے حضور میں حارج ہوتے ہیں اور نماز کو گرا دیتے ہیں۔ لیکن یہ نفس کی اس کشاکش میں بھی نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ کبھی نماز گرتی ہے مگر یہ پھر اسے کھڑا کرتا ہے۔ اور یہی حالت اس کی رہتی ہے کہ وہ تکلف اور کوشش سے بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس کلام کے ذریعہ ہدایت عطا کرتا ہے۔ اس کی ہدایت کیا ہوتی ہے؟ اس وقت بجائے یقیمون الصلوٰۃ کے ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ وہ اس کشمکش اور وساوس کی زندگی سے نکل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس غیب کے ذریعہ انہیں وہ مقام عطا کرتا ہے جس کی نسبت فرمایا ہے کہ بعض آدمی ایسے کامل ہو جاتے ہیں کہ نماز ان کے لئے بمنزلہ غذا ہو جاتی ہے اور نماز میں ان کو وہ لذت اور ذوق عطا کیا جاتا ہے۔ جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ نہایت رغبت سے اسے پیتا ہے اور خوب سیر ہو کر حظ حاصل کرتا ہے یا سخت بھوک کی حالت ہو اور اسے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا خوش ذائقہ کھانا مل جاوے جس کو کھا کر وہ بہت ہی خوش ہوتا ہے۔ یہی حالت پھر نماز میں ہو جاتی ہے۔ وہ نماز اس کے لئے ایک قسم کا نشہ ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ سخت کرب اور اضطراب محسوس کرتا ہے۔ لیکن نماز کے ادا کرنے سے اس کے دل میں ایک خاص سرور اور ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے جس کو ہر شخص نہیں پا سکتا اور نہ الفاظ میں یہ لذت بیان ہو سکتی ہے اور انسان ترقی کر کے ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اسے ذاتی محبت ہو جاتی ہے اور اس کو نماز کے کھڑے کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی اس لئے کہ وہ نماز اس کی کھڑی ہی ہوتی ہے اور ہر وقت کھڑی ہی رہتی ہے۔ اس میں ایک طبعی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے انسان کی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہوتی ہے۔ انسان پر ایسی حالت آتی ہے کہ اس کی محبت اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی کا رنگ رکھتی ہے۔ اس میں کوئی تکلف اور بناوٹ نہیں ہوتی۔ جس طرح پر حیوانات اور دوسرے انسان اپنے ماکولات اور مشروبات اور دوسری شہوات میں لذت اٹھاتے ہیں اس سے بہت بڑھ چڑھ کر وہ مومن متقی نماز میں لذت پاتا ہے اس لئے نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ ‘راست باز‘ ابدال‘ قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعہ سے۔ خود آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کے لئے اکمل اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 ص 604-605)

آہنی عزم

نماز میں کامل توجہ اور حضور قلب انہی کو حاصل ہوتا ہے جن کے عام خیالات وافکار کا مرکز و محور بھی خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات ہی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود.... کے بچپن کا ایک واقعہ بطور مثال پیش ہے۔ اس کی تفصیل حضور خود بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"1900ء میرے قلب کو (دینی) احکام کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا ہے اس وقت میں گیارہ سال کا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے لئے کوئی شخص چھینٹ کی قسم کے کپڑے کا ایک جبہ لایا تھا۔ میں نے آپ سے وہ جبہ لے لیا تھا کسی اور خیال سے نہیں بلکہ اس لئے کہ اس کا رنگ اور اس کے نقش مجھے پسند تھے۔ میں اسے پہن نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ اس کے دامن میرے پاؤں سے نیچے لٹکتے رہتے تھے۔ جب میں گیارہ سال کا ہوا اور 1900ء نے دنیا میں قدم رکھا۔ تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں۔ اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے۔ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا۔ آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی۔ جس طرح ایک بچہ کو اس کی ماں مل جائے۔ تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی۔ کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ سماعی ایمان علمی ایمان سے تبدیل ہو گیا میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا۔ کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو اس وقت میں گیارہ سال کا تھا.... مگر آج بھی اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں آج بھی یہی کہتا ہوں خدایا تیری ذات کے متعلق مجھے کبھی شک پیدا نہ ہو۔ ہاں اس وقت میں بچہ تھا اب مجھے زائد تجربہ ہے اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو۔

جب میرے دل میں خیالات کی وہ موجیں پیدا ہونی شروع ہوئیں۔ جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا۔ اور وہ جبہ اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود کا ہے اور متبرک ہے وہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے مقدس ہونے کا تھا پہن لیا۔

تب میں نے اس کوٹھڑی کا جس میں میں رہتا تھا۔ دروازہ بند کر لیا اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کی اور میں اس میں خوب رویا خوب رویا۔ خوب رویا۔ اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس گیارہ سال کی عمر میں مجھ میں کیسا عزم تھا۔ اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔ گو اس نماز کے بعد کئی سال بچپن کے زمانہ کے ابھی باقی تھے۔ میرا وہ عزم میرے آج کے ارادوں کو شرماتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم میں کیوں رویا۔ فلسفی کہے گا اعصابی کمزوری کا نتیجہ ہے مذہبی کہے گا تقویٰ کا جذبہ تھا۔ مگر میں جس سے یہ واقعہ گزرا کہتا ہوں مجھے معلوم نہیں۔ میں کیوں رویا؟ ہاں یہ یاد ہے کہ اس وقت میں اس امر کا اقرار کرتا تھا کہ پھر کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا اور وہ رونا کیسا بابرکت ہوا۔ وہ افسردگی کیسی راحت بن گئی جب اس کا خیال کرتا ہوں۔ تو سمجھتا ہوں کہ وہ آنسو ہسٹریا کے دورہ کا نتیجہ نہ تھے پھر وہ کیا تھے؟ میرا خیال ہے وہ شمس روحانی کی گرم کر دینے والی کرنوں کا گرایا ہوا پسینہ تھے۔ وہ مسیح موعود کے کسی فقرہ یا کسی نظر کا نتیجہ تھے۔ اگر یہ نہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ پھر وہ کیا تھے۔"

(تاریخ احمدیت جلد 5 ص 51-52)

صحابہؓ کی نمازیں

صحابہ رسول کریم ﷺ کی نماز میں محویت کا بھی عجیب عالم ہوتا تھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"بعض صوفیوں نے لکھا ہے کہ صحابہؓ جب نمازیں پڑھا کرتے تھے تو انہیں ایسی محویت ہوتی تھی کہ جب فارغ ہوتے تو ایک دوسرے کو پہچان بھی نہ سکتے تھے۔ جب انسان کسی اور جگہ سے آتا ہے تو شریعت نے حکم دیا ہے کہ وہ آکر السلام علیکم کہے۔ نماز سے فارغ ہونے پر السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہنے کی حقیقت یہی ہے کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اللہ اکبر کہا تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا اور ایک نئے جہاں میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقام محویت میں جا پہنچا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا تو السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہہ کر آن ملا۔ لیکن صرف ظاہری صورت کافی نہیں ہو سکتی جب تک دل میں اس کا اثر نہ ہو چھلکوں سے کیا ہاتھ آسکتا ہے۔ محض صورت کا ہونا کافی نہیں۔ حال ہونا چاہئے علت غائی حال ہی ہے۔ مطلق قال اور صورت جس کے ساتھ حال نہیں ہوتا وہ تو الٹی ہلاکت کی راہیں ہیں۔ انسان جب حال پیدا کر لیتا ہے اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچی محبت اور اخلاص پیدا کر لیتا ہے کہ بے اختیار اس کی طرف پرواز کرنے لگتا ہے اور ایک حقیقی محویت کا عالم اس پر طاری ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کیفیت سے انسان گویا سلطان بن جاتا ہے اور ذرہ ذرہ اس کا خادم بن جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص 33)

وساوس وخیالات کی یلغار اور ذہنی و قلبی انتشار و خلفشار صرف عام لوگوں کا مسئلہ نہیں خاص بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے بعض باتوں کی سختی سے تاکید فرمائی کہ اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے آگے سے نہ گزرا جائے اور اس کے پاس بات چیت اور شور نہ کیا جائے۔ غرض ایسی باتوں سے روکا جو نماز میں حضور قلب کو متاثر کرتی ہیں۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ آپؐ نے ایک دفعہ ایسی چادر میں نماز پڑھی جس کے دونوں طرف حاشیے تھے۔ نماز میں اتفاق سے حاشیوں پر نظر پڑ گئی۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی اسے ابوجہم نامی آدمی کو واپس کر کے دوسری چادر منگوالی۔

ایک دفعہ دروازے پر منقش پردہ پڑا ہوا تھا۔ نماز میں اس پر نگاہ پڑی تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اس کو ہٹا دو۔ اس کے نقش و نگار حضور قلب میں خلل انداز ہوتے ہیں۔

(بحوالہ "سیرت النبیؐ" از علامہ شبلیؒ جلد دوم ص 157)

بارگاہ الوہیت کے قرب
کا برقی زینہ

محبت الٰہی کے موضوع پر سیدنا حضرت مصلح موعود کے بصیرت افروز خطبہ (فرمودہ 30- مارچ 1951ء) کا ایک فکر انگیز اقتباس:-

"مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ فرمایا کہ بعض دفعہ ہم تسبیح کہتے ہیں

تو ایک دفعہ کی تسبیح پر ہمیں خدا تعالیٰ کا اس قدر قُرب حاصل ہو جاتا ہے کہ دوسرا انسان ہزاروں ہزار ایسی تسبیح کر کے بھی اس سے اتنا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

میں اس مجلس میں نہیں تھا کسی ہمارے ہم عمر نے یہ بات سن لی وہ مجھے ملے تو انہوں نے تعجب سے کہا پتہ نہیں اس میں کیا راز ہے؟ حضرت مسیح موعود نے معلوم نہیں کس تسبیح کا ذکر کیا۔ اس نے مجھ سے ذکر کیا تو یہ بات فوراً میرے ذہن میں آگئی کہ ایک تسبیح دل سے نکلتی ہے اور ایک تسبیح زبان سے نکلتی ہے جب تسبیح دل سے نکلتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہے اور جو تسبیح زبان سے نکلتی ہے وہ خواہ کوئی انسان ہزاروں دفعہ دہرائے وہ وہیں کا وہیں بیٹھا رہتا ہے"

("تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات" صفحہ 72 ناشر ادارہ ترقی.. سکندر آباد دکن مطبوعہ حیدر آباد دکن دسمبر 1951ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد زکریا ورک صاحب

خوشبو ہی خوشبو

خوشبو اور یادداشت کا آپس میں گہرا تعلق ہے خوشبو کا ایک جھونکا دماغ میں بہت پرانی یا بچپن کی یادوں کے چراغ یک لخت روشن کر دیتا ہے سخت گرمیوں کے دن اور بارش کا پہلا قطرہ مٹی میں گر کر جو خوشبو پیدا کرتا ہے وہ چشم تصور کے سامنے ایک عجیب منظر پیدا کرتا ہے چنبیلی کے پھول کی خوشبو تو گویا یادوں کی برات والا منظر اجاگر کر دیتی ہے۔

خداوند کریم نے انسان کو ایک ہزار قسم کی مختلف خوشبوئیں پہچاننے کی نعمت سے نوازا ہے تجربات سے یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بچے خوشبو سونگھنے سے یہ بتلا سکتے ہیں کہ فلاں قمیص ایک مرد نے پہنی تھی یا عورت نے۔ کسی چیز کو مثال دے کر بیان کرنا آسان ہے مگر خوشبو کی مثال دینا ذرا مشکل ہوتا ہے دیکھنے کے لئے روشنی، چکھنے کے لئے زبان کا ہونا ضروری ہے۔ محسوس کرنے کے لئے چھونا اور کسی چیز کی آواز سننے کے لئے کان ضروری ہے جبکہ سونگھنے کے لئے صحت مند ناک کا ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کو زکام ہو تو ناک بند ہونے سے غذا بے ذائقہ محسوس ہوتی ہے۔

انسان کا سانس جڑواں ہوتا ہے ماسوا دو موقعوں پر جب یہ صرف ایک دفعہ آتا ہے یعنی پیدائش کے وقت اور مرگ کے وقت۔ پیدائش کے وقت سانس اندر جاتا ہے اور موت کے وقت سانس باہر نکلتا ہے ہم دن میں 23040 مرتبہ سانس لیتے ہیں ایک سانس لینے کے لئے پانچ سیکنڈ کا وقت درکار ہوتا ہے دو سیکنڈ اندر لے جانے میں اور تین سیکنڈ باہر لے جانے میں۔ سانس نکالنے اور اندر لے جانے کے عمل کے دوران ہم خوشبو سونگھ لیتے ہیں خوشبو ہمارے ارد گرد فضا میں معطر رہتی ہے۔ اور بعض دفعہ ہم بدبو کو چھپانے کے لئے خوشبو اپنے اوپر لگا لیتے ہیں۔ خوشبوئیں اس قدر ہیں کہ ان کے نام جب یاد رکھنا مشکل ہو جاتا ہے تو ہم ان کو بیان کرنے کے لئے الفاظ کا سہارا لیتے ہیں جیسے

Delightful, Hypnotic, Sweet, Enchanting, disgusting, Revolting, Intoxicating, Sickening

فرانس کا بادشاہ نپولین اور اس کی رفیق حیات جوزفین جملہ پھولوں میں سے بنفشہ یعنی وائیولیٹ کے بہت دلدادہ تھے۔ جوزفین دن میں کئی بار اپنے جسم وائیولیٹ کے پرفیوم کا سپرے کرتی تھی جو رفتہ رفتہ اس کا ٹریڈ مارک بن گیا 1814ء میں جب اس کی وفات ہوئی تو نپولین نے اس کی آخری آرامگاہ پر بنفشہ کے پھول لگائے۔ جب زندگی میں آخری بار اس کو جزیرہ سینٹ ہیلینا St. Helena کے زندان میں ڈالا گیا تو اس نے جوزفین کی قبر کی آخری بار زیارت کی اور وہاں سے چند پھول اتار کر گلے میں ہار بنا کر ڈال لئے اس ہار کو اس نے زندگی کے آخری سانس تک پہنے رکھا۔

بنفشہ کے پھولوں سے جو پرفیوم بنتا ہے وہ بہت مہنگا ہوتا ہے صرف متمول لوگ ہی اس کو خرید سکتے ہیں اس کی خوشبو زیادہ دیر تک نہیں رہتی ہے پرانے زمانہ میں یہ پھول ایتھنز شہر کا سرکاری نشان تھا یاد رہے کہ سونگھنے کی حس انسان میں سب سے زیادہ طاقت ور حس ہے ہمارے ناک کے اندر ایسے سیل Receptor cells ہوتے ہیں جن کی تعداد پانچ ملین ہوتی ہے یہ سیل دماغ کے اندر خوشبو کے مرکزی مقام Olfactory Bulb سے Impulses بجلی کی رفتار سے بھیجتے ہیں یہ سیل صرف ناک کو ہی عطا کئے گئے ہیں دماغ کے اندر ایک نیوران اگر مر جائے تو وہ دوبارہ جنم نہیں لے سکتا ہے اسی طرح اگر کان یا آنکھ کے اندر نیوران مر جائے تو وہ دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا لیکن ناک کے اندر موجود نیوران ہر تیس دن بعد جنم لیتے رہتے ہیں۔

ایک مخصوص خوشبو کے ساتھ وابستہ یادداشت شارٹ ٹرم میموری نہیں ہوتی ہے بلکہ لانگ ٹرم میموری کا اس سے مضبوط رشتہ ہے جب ہم کسی کو پرفیوم بطور تحفہ کے دیتے ہیں تو گویا ہم ان کو Liquid Memory کا لازوال تحفہ دیتے ہیں برطانیہ کے ایک مشہور مصنف جس نے ایک زمانہ لاہور میں بھی گزارا۔ یعنی کپلنگ Kipling نے کیا خوب کہا ہے

"Smells are surer than sights and sounds to make your heart strigs crack."

خوشبو کی اقسام

خوشبو کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔1۔ منٹی Minty 2۔ مشک Musk۔ کافور Camphor 5۔ بدبو Odor جیسے گندے انڈوں کی 6۔ تیزابی جیسے سرکہ کی خوشبو عورتوں کا مغرب میں محبوب ترین پرفیوم شینیل نمبر فائیو۔ Chanel No.5 ہے جو 1922ء میں ایجاد ہوا تھا جانوروں کو مار کر خوشبو نکالنے کی رسم بہت پرانی ہے جیسے ایشیا کے ہرن کے پیٹ GUT کے اندر سرخ رنگ کا ایک مادہ ہوتا ہے جس سے مشک کی خوشبو بنتی ہے اسی طرح ایتھوپیا کے ملک میں پائے جانے والی بلی جو گوشت خور ہے اس کے جسم سے جو پرفیوم بنتا ہے اس کا نام CIVET ہے کینیڈا اور روس میں پائے جانے والا جانور جس کا نام Beaver ہے اس کے جسم سے جو پرفیوم بنتا ہے اس کا نام Castoreum ہے۔

سورج کی روشنی میں ایسا طاقت ور Bleach شامل ہوتا ہے کہ کپڑے دھوپ میں رکھنے سے ان کی بدبو ختم ہو جاتی ہے مشاہدہ میں آیا ہے کہ خلاء میں جانے والے اسٹروناٹ کی چکھنے اور خوشبو سونگھنے کی حس کم ہو جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گریوٹی نہ ہونے کے باعث خوشبو کے مالیکیول ناک کے اندر اتنی دور تک نہیں پہنچ سکتے کہ دماغ کو خوشبو کا احساس ہو سکے۔ جب ہم کوئی مزیدار چیز کھا رہے ہوں۔ ہمارا منہ اس مزیدار غذا سے بھرا ہوا ہو اور ہم اس کا مزید لطف لینا چاہتے ہوں تو ہم اپنا منہ کھول لیتے ہیں اور ہوا کو باہر نکالتے ہیں ہوا کے باہر نکالنے سے ہمارے منہ کے اندر خوشبو سونگھنے کے Receptors کے پاس سے ہوا گزرنے سے جو خوشبو کا احساس دماغ کو ہوتا ہے اس سے ہمیں غذا اور بھی مزیدار لگتی ہے۔

اللہ کریم نے انسان کو جو حس سب سے پہلے عطا کی وہ سونگھنے کی تھی اس لئے یہ کہنا مناسب ہے

We think because we smell

سونگھنے کی حس انسان میں اس قدر غالب ہوتی ہے کہ انسان اس کو بطور ٹیسٹ کے بھی استعمال کرتا ہے منہ میں کسی مشروب یا مضر غذا یا زہر کے جانے سے قبل انسان اس کو سونگھ کر اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے۔

انسان کے جسم سے مختلف قسم کی بدبو خارج ہوتی ہیں ایک Anthropologist کے مطابق ہمارے آباؤ اجداد کے جسموں میں سے اس سے زیادہ بدبو نکلتی تھی جس کا ایک فائدہ یہ تھا کہ جانور ہم سے اجتناب کرتے تھے گویا ایک ملین سال قبل بدبو بطور دفاع کے استعمال ہوتی تھی بعض پودوں میں سے اس قدر بدبو پیدا ہوتی ہے کہ چرند پرند ان سے دور رہتے ہیں ان پودوں کے نام Rosemary and Sage ہیں جانوروں میں Skunk ایسا جانور ہے جو دفاع کے طور پر اپنی دم کے نیچے سے بدبو کا اسپرے کرتا جو کئی فٹ تک پہنچ جاتا ہے جو کیمیکل یہ سپرے کرتا ہے اس سے بینائی کھونے کا احتمال ہوتا ہے یہ بدبو بڑی دور تک پہنچ جاتی ہے اور نہایت دل آزار ہوتی ہے کینیڈا میں یہ جانور عام پایا جاتا ہے۔

The language of Smell, by R. Burton, page 35, 1976.

اکثر جاپانی مردوں میں بدبو ہونا بہت برا سمجھتے ہیں حتیٰ کہ بعض مرد تو ملٹری سروس سے disqualify بھی ہو جاتے ہیں اس لئے جاپانی مرد سے آپ کو شاذ ہی بو آئے گی شاید یہی وجہ ہے کہ ایشیا میں لوگ اپنے ماحول میں خوشبو کا ہونا اپنے جسم پر خوشبو ہونے سے زیادہ اہم جانتے ہیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ چربی بدبو کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے اگر آپ پیاز کاٹ کر فرج میں مکھن کے ساتھ رکھ دیں تو مکھن پیاز کی بو کو جذب کر لے گا۔ انسانی بالوں کے اندر بھی "فیٹ" یعنی [illegible] ہوتا ہے اس لئے تکیہ کے اوپر چکنائی کے نشان پڑ جاتے ہیں ہمارے بال بدبو کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں اگر آپ کسی سگریٹ نوش کے پاس بیٹھے رہیں تو سگریٹ کی ناخوشگوار بو بالوں میں سے سب سے زیادہ آئے گی۔

انسان کے جسم سے بدبو اس کی apocrine glands سے خارج ہوتی ہے، ہماری نوعمری کی حالت میں یہ گلینڈ چھوٹی تھیں اور سن بلوغت تک یہ بڑی ہو جاتیں ہیں یہ گلینڈ بغلوں میں۔ چہرے پر۔ چھاتی پر اور عضو تناسل کے ارد گرد پھیلی ہوتی ہیں بعض ممالک میں تو لوگ جب ایک دوسرے کو ملتے تو ناک رگڑتے ہیں گویا وہ ایک دوسرے کو سونگھتے ہیں۔

غذا اور خوشبو

جو لوگ گوشت خور ہوتے ہیں ان کے جسم سے جو بو آتی ہے وہ سبزی خوروں سے مختلف ہوتی ہے بچے بڑوں کی نسبت مختلف قسم کی خوشبو کے حامل ہوتے ہیں جو لوگ ہسپتال میں کام کرتے ہیں ان سے بھی خاص قسم کی بو آتی ہے جسم سے بو آنے میں بہت سے عوامل کار فرما ہوتے ہیں جیسے انسان کی صحت۔ اس کا پیشہ۔ غذا۔ دوائی کا استعمال۔ اور انسان کی جذباتی حالت وغیرہ۔ پکے ہوئے تازہ کھانے کی خوشبو اور بھوک کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ انسان کو بعض دفعہ بھوک بالکل نہیں ہوتی ہے مگر کھانے کی خوشبو سے اکثر بھوک دوبالا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشرقی کھانوں میں مصالحوں کے علاوہ زعفران۔ روح کیوڑہ ڈالا جاتا ہے تا خوشبو سے پیٹ کے علاوہ دماغ بھی سیر ہو جائے۔

دنیا میں خوشبو سونگھنے کی نعمت سب سے زیادہ ایک خاتون Helen Keller کو ودیعت کی گئی تھی وہ کہا کرتی تھی کہ مختلف اشخاص کو سونگھنے سے وہ بتلا سکتی تھی کہ ان کا پیشہ کیا ہے؟ کتوں میں تو جسمانی بو body odor سونگھنے کی حس اس قدر پائی جاتی ہے کہ وہ اپنے مالک کی پہچان اس کو سونگھنے سے کر لیتے ہیں چمگادڑ اپنے بچوں کو ان کے جسم کی بو سے پہچانتی ہے۔ اسی طرح گائے بھی اپنے بچے کو اس کی جسمانی بو سے شناخت کرتی ہے اللہ کی پیاری کتاب قرآن پاک میں مذکور ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ گئی تھی۔

پرندوں میں خوشبو سونگھنے کی زیادہ اہلیت نہیں ہوتی ہے البتہ Vultures یعنی گدھیں مردہ جسم کی بو میل ہا میل سے سونگھ کر اس کے مقام کا تعین کر لیتی ہیں بعض سمندری پرندے تو اپنے راستہ اور سفر کا تعین (Navigate) ہی سونگھنے سے کرتے ہیں سانپ اپنے دشمن یا شکار کا اندازہ بھی سونگھنے سے کرتا ہے۔ چھپکلی بھی اپنی زبان سے سونگھتی ہے اسی طرح گلہریاں جو غذا زمین میں سٹور کرنے کی مہارت رکھتی ہیں وہ Seeds and nuts مہینوں قبل زمین میں چھپا دیتی ہیں اس کا سراغ وہ سونگھنے سے لگاتی ہیں کہ ان کو کہاں دبایا تھا۔ پھر پولیس کے تربیت یافتہ کتے مجرموں کا سراغ سونگھنے سے کرتے ہیں مغربی ممالک میں تو ایسے کتوں کا پولیس تھانوں میں باقاعدہ Canine Unit ہوتا ہے جن کی ٹریننگ پر ہزاروں [illegible] خرچ کئے جاتے ہیں۔ مذکر تتلی میلوں دور سے مونث تتلی کا اندازہ سونگھنے سے لگا لیتی ہے۔ پھر سالمن مچھلی

acific Salmon میں بھی سونگھنے کی حس بہت طاقتور ہوتی ہے۔ سالمن اپنا راستہ کس طرح تلاش کرتی ہے یہ دیکھنے کے لئے کینیڈا کے ایک پروفیسر Hasler نے صوبہ برٹش کولمبیا کے پاس بحر اوقیانوس میں تین سو مچھلیوں کو پکڑ لیا پھر وہ ان کو اس جگہ پر [illegible] یا جہاں سے وہ آئیں تھیں ان میں سے آدھی کے ناک روئی سے بند کر دئے گئے اور ان سب کو چھوڑ دیا گیا دیکھنے میں آیا کہ جن کے ناک بند کئے گئے تھے وہ تو گم ہو گئیں مگر باقی اپنے مقام پر پہنچ گئیں۔

پھولوں میں سے سب سے مقبول خوشبو گلاب کی پھول کی ہے ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کو خوشبو بہت پسند تھی آپؐ نے فرمایا ہے کہ مجھے اس دنیا کی چیزوں میں سے نماز۔ عورت اور خوشبو بہت پسند ہے۔ گلاب کا عرق تو بطور دوائی کے بہت کثرت سے مشرقی ادویات میں استعمال ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ رومن بادشاہ گلاب کے پھول کے عاشق تھے۔ گلاب کے پھول کی پتیوں کو وہ بستر پر سجایا کرتے تھے بادشاہ پر پتیاں نچھاور کرنے کا عام رواج تھا لوگ گلاب کے پھولوں کے ہار پہنا کرتے تھے عورتوں کے بالوں میں گلاب کے پھول سجاوٹ کے طور پر لگائے جاتے تھے حتیٰ کہ روم میں پرانے زمانہ میں ایک سرکاری تعطیل ایسی تھی جس کا نام Rosalia روزالیہ تھا۔

جوں جوں انسان عمر رسیدہ ہوتا جاتا ہے اس میں سونگھنے کی حس کمزور ہوتی جاتی ہے جو لوگ ایلز ہائمر Alzheimer کے موذی مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہ یادداشت کھونے کے ساتھ ساتھ سونگھنے کی حس سے بھی محروم ہو جاتے ہیں سونگھنے کی حس مردوں کی نسبت عورتوں میں تیز ہوتی ہے مصنوعی پرفیوم 98 فی صد پانی اور الکحل ہوتا ہے صرف دو فی صد تیل اور پرفیوم کے مالیکیول ہوتے ہیں مغرب میں بننے والے چند ایک معروف پرفیوم اپنے نام سے اپنی تعریف خود کرتے ہیں یعنی اسم بامسمیٰ ہیں

My SIN. Poison, Obsession, Opium, Tabu, Youth Dew.

بعض ڈاکٹروں میں سونگھنے کی حس بہت تیز ہوتی ہے مریض سے جس قسم کی بو آرہی ہو اس سے ڈاکٹر اندازہ لگا لیتے ہیں کہ وہ کس مرض کا شکار ہے۔ سکندر اعظم کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ اسے بھی پرفیوم اور اگر بتی کی خوشبو بہت پسند تھی خاص طور پر اسے زعفران بہت ہر دلعزیز تھی۔

خوشبو ہر تہذیب اور کلچر۔ اور ہر سوسائٹی میں خاص مقام رکھتی ہے جاپان میں ایک زمانہ میں ایسی گھڑیاں بنائی جاتی تھیں جو ہر پندرہ منٹ کے بعد مختلف قسم کی اگر بتی جلاتی تھیں اسلامی تہذیب میں خوشبو کو خاص مقام حاصل رہا ہے عید کے روز خوشبو لگانا سنت رسولؐ ہے۔

اس خوشبو دار مضمون کو اب ہم اس موضوع پر اردو کے چند دلآویز اشعار پر ختم کرتے ہیں۔

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

(درثمین)

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بوئے محبت سے اس کی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم

(کلام محمود)

ساکنان جنت فردوس بھی ہو جائیں مست
دل میں وہ خوشبو بسا دے ہاں بسا دے آج تو

(کلام محمود)

تمہاری یاد کی خوشبو کا جب لہجہ مہکتا ہے
تو ایوانِ وفا کیا ہجر کا قریہ مہکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طارق محمود سدھو صاحب

روشنی پیدا کرنے والے جاندار

جانداروں کی بے شمار انواع ایسی ہیں جن کے جسم سے روشنی خارج ہوتی ہے۔ یہ روشنی عموماً رات کے اندھیرے میں نظر آتی ہے۔ بعض جاندار روشنی کسی مقصد کے لئے پیدا کرتے ہیں اور بعض میں روشنی بغیر مقصد کے بائی پراڈکٹ (By product) کے طور پر خارج ہوتی ہے۔ اکثر روشنی پیدا کرنے والے جانداروں میں بعض مخصوص اعضاء ہوتے ہیں جن کے اندر روشنی پیدا ہوتی ہے۔ دراصل روشنی کیمیائی تعاملات کا نتیجہ ہے یا دوسرے لفظوں میں مختلف مالیکیول آپس میں ملتے ہیں جن کے ملنے سے روشنی پیدا ہوتی ہے۔ روشنی پیدا کرنے کے لئے خاصی توانائی صرف کرنا پڑتی ہے۔ حقیقت میں روشنی کا پیدا ہونا توانائی کی تبدیلی کی شکل ہے۔ یعنی ایک قسم کی کیمیائی توانائی دوسری قسم یعنی روشنی کی توانائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اگرچہ جگنو کی مثال روشنی پیدا کرنے والے جانداروں میں سب سے عام ہے لیکن بہت سے دوسرے جاندار بھی روشنی پیدا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر چند بکٹیریا اور فنجائی بھی روشنی پیدا کرتے ہیں۔

مختلف نسلیں

ارتقائی لحاظ سے یہ جاندار روشنی پیدا کرنے والی ایک ہی نسل سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ یہ مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ جاندار بذات خود روشن نہیں ہوتے بلکہ ان میں روشنی پیدا کرنے والے اعضاء موجود ہوتے ہیں (سوائے چند بکٹیریا کے جو بذات خود روشن ہوتے ہیں) اور نہ ہی یہ جاندار ایسے ریفلیکٹر (Reflecter) ہوتے ہیں جو کسی دوسری روشنی کو منعکس کر کے روشن نظر آتے ہیں۔ بکٹیریا چونکہ بہت چھوٹی اور نیم خلیاتی ساخت رکھتے ہیں اس لئے روشنی پیدا ہونے پر مکمل چمکدار نظر آتے ہیں اس لئے انہیں بذات خود روشن کہہ دیا جاتا ہے۔

بہت سی شرق الہند کی مچھلیاں اپنی آنکھوں کے نیچے روشنی پیدا کرنے والے اعضاء رکھتی ہیں۔ ان اعضاء میں روشنی پیدا کرنے والے بکٹیریا موجود ہوتے ہیں جو مسلسل روشنی پیدا کرتے ہیں۔ ان اعضاء کے اوپر ایک کالی جھلی موجود ہوتی ہے جس کو اوپر حرکت دینے سے روشنی نظر آنی بند ہو جاتی ہے۔ لیکن اس سے مراد یہ نہیں کہ روشنی پیدا ہونی بند ہو جاتی ہے بلکہ روشنی تو پیدا ہوتی رہتی ہے صرف جھلی اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔

مختلف جانور مختلف رنگوں کی روشنی پیدا کرتے ہیں مثلاً سرخ، پیلی، سبز اور نیلی بعض جانور مثلاً بیٹل (Beetle) کے لاروے دو مختلف رنگوں کی روشنیاں بھی پیدا کرتے ہیں ان کے جسم کے دونوں اطراف سبز رنگ کی روشنی ایک قطار کی صورت میں پیدا ہوتی ہے جبکہ دو سرخ روشنیاں سر کے قریب پیدا ہوتی ہیں۔

جگنو

جگنو میں روشنی پیدا کرنے والے اعضاء کافی نمایاں ہوتے ہیں ان اعضاء میں بکٹیریا نہیں ہوتے بلکہ خاص قسم کے مالیکیولوں کی آکسیڈیشن کی وجہ سے روشنی پیدا ہوتی ہے۔ جگنو روشنی وقفوں وقفوں سے پیدا کرتا ہے۔ جگنو کا روشنی پیدا کرنا مخالف جنس کے کیڑے کو ملاپ کی خاطر اپنی طرف بلانا ہے۔ اس طرح وقفوں وقفوں سے روشنی کا پیدا کرنا اصل میں نظام اعصاب کے تابع ہوتا ہے۔ ان تمام جانداروں سے پیدا شدہ روشنی کو ٹھنڈی روشنی بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں حرارت کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔

سمندری جانور

گہرے سمندروں میں نہایت تاریکی میں رہنے والے جانور اپنی روشنی مختلف مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً اپنی ہی نوع کے دوسرے جانداروں کی شناخت کے لئے یا اپنے شکار کے لئے کشش پیدا کرنے کے لئے یا اپنے دشمن سے بچاؤ کے لئے۔ جبکہ فنجائی اور بکٹیریا میں روشنی کسی مقصد کے لئے پیدا نہیں کی جاتی بلکہ یہ روشنی بائی پراڈکٹ کے طور پر خارج ہوتی ہے۔

خامروں کے زیر اثر

روشنی کا پیدا ہونا خامروں (انزائم) کے زیر کنٹرول ہوتا ہے۔ خامرے ایسے مالیکیول ہوتے ہیں جو جانداروں کے جسموں میں ہونے والے کیمیائی تعاملات کو بغیر حصہ لئے یا بغیر خود کو استعمال کئے تیز کر دیتے ہیں یا کیمیائی تعاملات کا آغاز کرتے ہیں اور بعض عمل اس کے بغیر وقوع پذیر ہی نہیں ہوتے۔ خامروں کی لاکھوں اقسام ہیں جو مختلف جانداروں میں مختلف بھی ہوتے ہیں اور بعض ملتے جلتے بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح روشنی پیدا کرنے والے خامرے دوسرے خامروں کی نسبت مختلف ہوتے ہیں اور ایسے جانداروں میں موجود ہوتے ہیں جو روشنی پیدا کرتے ہیں۔

دو اجزا

بکٹیریا اور فنجائی کو اگر مسلسل آکسیجن ملتی رہے تو وہ مسلسل روشنی پیدا کرتے رہتے ہیں جبکہ بعض جانور ایسے ہیں جن سے وقفوں وقفوں سے شعلہ نما روشنی نکلتی ہے۔ ان جانوروں میں روشنی پیدا کرنے والے اعضاء کو جب تحریک پہنچائی جاتی ہے تب روشنی پیدا ہوتی ہے۔ روشنی پیدا کرنے والے نظام میں دو اجزاء نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ ایک جزو لیوسی فیرن Luciferen ہے۔ یہ ایک فوٹو پروٹین ہے (Photoprotein) اور دوسرا جزو اس پر عمل کرنے والا خامرہ لیوسی فریز (Luciferase) ہے۔ ان مالیکیولوں کو جگنو میں سے علیحدہ کر کے ان کا مطالعہ بھی کیا گیا ہے۔ ان مالیکیولوں کو اگر ٹیسٹ ٹیوب میں ڈال کر میگنیشئم اور توانائی والے مالیکیولوں (ATP) کے ساتھ ملایا جائے تو مصنوعی روشنی ٹیوب میں پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ مالیکیول چونکہ آکسیجن کی موجودگی میں کام کرتے ہیں اس لئے اسے آکسیڈیشن کا عمل کہا جاتا ہے۔ دراصل لیوسی فیرن اور لیوسی فریز کے ساتھ توانائی کے مالیکیولوں (ATP) کے آکسیجن کی موجودگی میں ملنے سے ATP کی کیمیائی توانائی روشنی کی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ اس کے فوراً بعد زیادہ توانائی والے ATP کم توانائی والے AMP اور ADP میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ لیوسی فیرن اور لیوسی فریز علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل دہرانے سے روشنی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ جبکہ AMP اور ADP خوراک سے توانائی لینے کے بعد دوبارہ ATP میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ روشنی پیدا کرنے کے لئے روشنی کے اعضاء کو نظام اعصاب کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اور اسی نظام سے ان اعضاء کو تحریک پہنچائی جاتی ہے۔ جبکہ بکٹیریا اور فنجائی میں یہ عمل مستقل ہے۔

دودھ اور بلغم

حکیم محمد عثمان لکھتے ہیں۔

ہمارے ہاں اکثر اوقات بچوں اور بیماروں کو دودھ میں چائے کی پتی ڈال کر پلایا جاتا ہے اور اس بارے میں یہ تصور ہے کہ چائے کی پتی ڈالنے سے دودھ بلغم پیدا نہیں کرے گا حالانکہ یہ بالکل غلط ہے دودھ کبھی بلغم پیدا نہیں کرتا البتہ چائے کی پتی ڈالنے سے دودھ کی غذائیت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اگر اسی مقصد کے لئے دودھ میں شہد ملا لیا جائے تو بلغم پیدا کرنے کے وہم سے نجات مل سکتی ہے۔

(اردو ڈائجسٹ دسمبر 98ء ص 146)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29- جولائی 1999ء کو بعد نماز ظہر بیت الفضل لندن میں مکرم حافظ محمد نصراللہ جان صاحب ابن مکرم نذر محمد کھوکھر صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم ارشاد عالم صاحب مبلغ-/50000 روپے حق مہر پر فرمایا مکرم حافظ محمد نصراللہ خان صاحب مکرم فضل داد کھوکھر صاحب کے پوتے اور مکرم حکیم فیروز دین صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ مکرم عالم دین صاحب کی پوتی اور مکرم حکیم فیروز دین صاحب مرحوم کی نواسی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے (آمین)

○ محترمہ ماریہ حمید صاحبہ بنت قریشی حمید اللہ صاحب ریٹائرڈ اکاؤنٹس آفیسر ٹیلی فون ریونیو سمن آباد لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم طارق محمود بٹ صاحب ولد اصغر احمد صاحب بٹ ٹاؤن شپ لاہور مکرم مبشر مجید صاحب باجوہ مربی گل برگ لاہور نے 99-7-9 بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ ماریہ حمید محترم قاضی عطاء اللہ صاحب مرحوم گل برگ لاہور کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے آمین۔

○ محترم چوہدری عامر منیر ولد چوہدری منیر احمد صاحب آف سویڈن کا نکاح ہمراہ زبدہ رشید ولد چوہدری عبدالرشید صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ شیخوپورہ ضلع کے ساتھ مورخہ 21- مئی 1999ء بروز جمعۃ المبارک مکرم سعید احمد صاحب اظہر مربی ضلع شیخوپورہ نے بیت الذکر شیخوپورہ میں مبلغ-/120000 روپے حق مہر پڑھا۔ درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کے لئے باعث برکت ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم منشی نور حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ مرید کے منڈی ضلع شیخوپورہ دماغ میں رسولی اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ہر دو بیماریوں کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں اور دماغ میں رسولی کی وجہ سے یادداشت بھی کافی متاثر ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ایک عزیز۔ مکرم پرویز احمد صاحب جرمنی کو دل کا اٹیک ہوا ہے۔ اور جرمنی میں ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ تکلیف زیادہ ہے۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب نگران وقف نو علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دفتر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی والدہ محترمہ ثریا آصفہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیع گجر صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ عرصہ گزشتہ ایک ماہ سے پتے میں پتھری کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آگئی ہیں مگر ابھی تکلیف موجود ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری ہمشیرہ مسرت ناہید صاحبہ زوجہ شیخ محمد احمد صاحب کیلگری کینیڈا عرصہ دو سال سے بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔

احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ کو 99-7-12 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام محمد ریبال احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ نیک اور صالح بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم متین احمد صاحب میکینکل انجینئر کو مورخہ 28- جون 1999ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام ارسلان احمد رکھا گیا ہے۔

نومولود غلام محمد خان بلوچ آف ٹالھی سندھ کا پڑپوتا اور محمد انور خان ولد ڈاکٹر محمد یعقوب خاں آف 14- سی ریس کورس روڈ لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور خوشیوں کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے۔ والدین اور اقرباء کے لئے قرۃ العین اور خادم دین ہو۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ریحان شاہد صاحب کینیڈا کو مورخہ 16- اپریل 1999ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے جس کا نام "حزقیل شاہد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ جو مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب انجینئر کا پوتا اور مکرم سید سلیم احمد شریفی صاحب (سپرنٹنڈنٹ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سرکل ساہیوال) کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر۔ صالح اور خادم دین بنائے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چینی فوج کشمیر میں

بھارت نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان کے بعد چینی فوج بھی کشمیر میں داخل ہو گئی ہے۔ اور چینی فوجی کارگل سے آگے شمال مشرق میں بھارتی علاقے کے چار کلومیٹر اندر تک سڑک تعمیر کر رہے ہیں۔ یہ بھارتی علاقے میں مداخلت ہے۔ اعلیٰ حکام کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ بھارت نے بھی فوج بھیجنا شروع کر دی ہے۔ دونوں ملک علاقے پر ملکیت کے دعویدار ہیں۔ بھارتی فوجی ذرائع کے مطابق دونوں ملکوں نے اس مسئلے پر خفیہ مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔

بھارت کا اعلان

بھارت نے اعلان کیا ہے کہ آزاد کشمیر واپس لے کر چھوڑیں گے۔ بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ پاکستان اعلان لاہور کو سبوتاژ کر رہا ہے ہمیں اس پر اعتماد نہیں۔

بھارت میں دو ٹرینوں کی ٹکر

بھارت کے صوبہ آسام اور مغربی بنگال کے سرحدی علاقے میں اتوار اور پیر کی درمیانی شب دو ٹرینوں کی ٹکر سے 500 فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ سگنل کی خرابی کے باعث دو ایکسپریس ٹرینوں کی آمنے سامنے سے ٹکر ہو گئی۔ دو سو سے زائد نعشیں ملبے سے نکال لی گئی ہیں۔ ایک ہزار افراد زخمی ہیں۔

مسئلہ کشمیر

آسٹریلیا نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر بات چیت سے حل کیا جائے۔ کشیدگی کے خاتمے کے لئے پاکستانی وزیر اعظم نواز شریف کے اقدامات کا آسٹریلیا خیر مقدم کرتا ہے۔

بین البراعظمی میزائل

چین نے نئے بین البراعظمی میزائل کا تجربہ کیا ہے۔ تجربہ اپنے علاقے میں اور تائیوان سے بڑھتی ہوئی کشیدگی کے دوران کیا گیا۔ میزائل زمین سے زمین تک مار کر سکتا ہے۔ چینی فوج نے تائیوانی درے کی جانب حرکت شروع کر دی ہے۔ جدید لڑاکا طیارے پہلی ہی وہاں پہنچ چکے ہیں۔

بھارتی وزیر داخلہ کا بیان

بھارتی وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ کارگل سے بھاگنے کے بعد پاکستان کبھی کشمیر لینے کی جرات نہیں کرے گا۔ پاکستان سے مذاکرات بھارت کی شرائط پر ہی ہوں گے۔ امریکہ ہماری مخالفت نہیں کرے گا۔

بنگلہ دیش میں ہڑتال

بھارت کو راہداری کی سہولت دینے کے خلاف بنگلہ دیش میں اپوزیشن کی اپیل پر 36 گھنٹے کی ہڑتال شروع کر دی گئی ہے۔ سکول دکانیں اور بازار بند رہے۔ ٹریفک بھی معطل رہی۔

برطانیہ کا مطالبہ

برطانوی پارلیمنٹ میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران ارکان پارلیمنٹ نے اس بات پر زور دیا کہ اقوام متحدہ مقبوضہ کشمیر میں ایکشن لے۔ وہاں بھارتی فوج مظالم کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ اور مسلمانوں کی نسل کشی کا سلسلہ جاری ہے' بھارت ثالث کا کردار بھی نہیں مانتا اس لئے عالمی ادارہ بلقان والا اقدام اٹھائے۔

مسلمان خواتین پر تشدد

بھارت کے شہر احمد آباد میں مسلم کش فسادات جاری ہیں۔ ہندو غنڈوں اور پولیس نے مسجد میں پناہ لینے والی 300 مسلمان خواتین پر تشدد کیا۔ پولیس کی گھر گھر تلاشی کے دوران خواتین نے مسجد میں پناہ لی تھی۔

شمالی اتحاد کو شکست

طالبان وادی پنج شیر کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ کاپیسا کے دارالحکومت محمود عرقی پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ چاریکا کی 40 ہزار کی آبادی شہر سے نکلنے پر مجبور ہو گئی۔ لڑائی میں شمالی اتحاد کے 28 فوجی ہلاک جبکہ 5 طالبان بھی مارے گئے۔

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں

مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپوں میں 12 مجاہدین شہید اور متعدد بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔ مجاہدین نے دو میجروں اور ایک کیپٹن کو بھی ہلاک کر دیا۔

فلپائن میں بارشیں

فلپائن میں شدید بارشوں سے سیلاب آگیا ہے۔ جس سے 14- افراد ہلاک اور 25 ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔

بھارت میں سیلاب کی تباہ کاریاں

بھارت کے مختلف صوبوں میں شدید بارشوں اور سیلاب کے باعث ہلاک ہونے والوں کی تعداد 321 ہو گئی ہے۔ صوبہ بہار میں مزید علاقے زیر آب آگئے ہیں۔

ایک طیارہ تباہ

امریکہ میں طیارہ کے ایک حادثہ میں 10- افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ پرواز کے تھوڑی ہی دیر بعد خرابی کے باعث آگ لگ گئی۔ جس میں سوار تمام افراد جل گئے۔

طیارہ اغوا

وینزویلا کا ایک کمرشل طیارہ جس میں 16 سو افراد سوار تھے اغوا کر لیا گیا ہے۔ کولمبین لبریشن نے ہائی جیکنگ کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔

امریکہ میں گرمی سے ہلاکتیں

امریکہ میں گرمی سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 150 ہو گئی ہے۔ ان میں سے صرف شکاگو میں 50- اموات ہوئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 3 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
4-اگست۔ غروب آفتاب۔ 7-05
5-اگست۔ طلوع فجر۔ 3-52
5-اگست۔ طلوع آفتاب 5-24

وزیر اعظم کا دورہ سندھ

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف ایک دفعہ پھر سندھ کے طوفان زدہ علاقے کے لوگوں کی دلجوئی کے لئے سندھ کے ایک تعلقہ جاتی کے ایک گاؤں میں پہنچ گئے۔ انہوں نے وہاں عوام سے باتیں کرتے ہوئے کہاکہ حکومت پاکستان ملک کے غریب لوگوں کی مدد اور خدمت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے اور جب تک انہیں عوام کی طرف سے ان کو سہولتیں ملنے کا پیغام نہیں مل جاتا وہ چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ گاؤں کے سربراہ نے وزیر اعظم سے درخواست کی کہ ان کے گاؤں کی حفاظت کے لئے بند بنوا کر دیا جائے۔ وزیر اعظم نے لوگوں کو بتایا کہ جن کے مال مویشی مر گئے ہیں انہیں ان کا معاوضہ دیا جائے گا اور جن کی کشتیاں تباہ ہو گئی ہیں انہیں فی کشتی دس ہزار روپے دیئے جائیں گے۔ لوگوں نے اعتراف کیا کہ یہاں سب کو معاوضہ مل گیا ہے اور کسی سے زیادتی نہیں ہوئی۔ وزیر اعظم کو بتایا گیا کہ جاپان سے درخواست کی گئی ہے کہ ان کے پاس جو فالتو اور ان کے اپنے لئے ناقابل استعمال کشتیاں ہوں وہ ان غریب لوگوں کو دے دی جائیں۔ جس پر جاپانی قونصل جنرل نے ہماری درخواست حکومت جاپان کو پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔

ایم کیو ایم میں بغاوت

ایم کیو ایم کے تین ارکان اسمبلی اور دیگر متعدد رہنماؤں نے ایم کیو ایم کی بنیادی رکنیت سے استعفے دے دیئے ہیں۔ ان استعفے دینے والوں میں ڈاکٹر مقبول صدیقی، ذوالفقار حیدر اور صغیر انصاری شامل ہیں۔ ان کے علاوہ رابطہ کمیٹی کے واسع جلیل، عشرت العباد، ایم انور اور انیس احمد بھی ایم کیو ایم سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ ان تمام لوگوں نے کہا ہے کہ مہاجروں کے مسائل حل نہیں ہو رہے۔ ظلم و ستم جاری ہے اس لئے ہمیں ایم کیو ایم کی موجودہ پالیسی قبول نہیں ہے بہرحال اس نئی صورت حال پر بات چیت کے لئے نائن زیرو میں اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔

ایم کیو ایم میں بغاوت کی تصدیق

متحدہ قومی موومنٹ کے سات انتہائی اہم اور سینئر ممبروں کے پارٹی کی بنیادی رکنیت کے استعفیٰ کی تصدیق متحدہ کے انٹرنیشنل سیکرٹریٹ لندن نے بھی کر دی ہے تاہم ان کے متعلق رابطہ کمیٹی غور کرنے کے بعد فیصلہ کرے گی۔ ان استعفوں کا اعلان اتوار کو ایک پریس ریلیز کے ذریعہ کیا گیا۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ الطاف حسین مہاجر قوم کے فادر آف دی نیشن ہیں ان کا احترام آخری سانس تک کرتے رہیں گے۔ پریس ریلیز میں استعفیٰ دینے والوں کی طرف سے مزید کہا گیا ہے کہ وہ مہاجر قوم کی پیٹھ میں چھرا کبھی نہیں گھونپیں گے بلکہ مہاجر قوم پر اٹھنے والی تلواروں کے سامنے اپنا سر کٹانا پسند کریں گے۔

کنٹرول لائن کھولنے کی تجویز

پاکستانی حکومت کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ہمیں حکومت امریکہ کی طرف سے ایسی کوئی تجویز نہیں ملی ہے جس میں کہا گیا ہو کہ کنٹرول لائن کو کھول دیا جائے اور دونوں طرف کے کشمیریوں کو دونوں طرف آنے جانے کی اجازت دے دی جائے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان طارق الطاف نے کہا ہے کہ بہرحال ہمیں امریکہ کی طرف سے ابھی تک ایسی کوئی تجویز نہیں ملی اور اخبارات میں ایسی خبریں غلط اور ناقابل اعتبار ہیں۔

لاہور ائیرپورٹ کا نیا ٹرمینل

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کو ایک بریفنگ میں بتایا گیا کہ لاہور کے نئے ائیرپورٹ ٹرمینل کے منصوبے کا 23 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس منصوبے پر دس ارب 30 کروڑ روپے خرچ آئیں گے اور یہ منصوبہ آئندہ اکتوبر تک مکمل کر لیا جائے گا۔ وزیر اعظم کو بتایا گیا کہ اس نئے ٹرمینل میں سالانہ 66 لاکھ مسافروں کی ضروریات پوری کرنے کی گنجائش ہو گی۔ وزیر اعظم نے اس منصوبے کو جولائی 2000ء سے پہلے مکمل کرنے کے لئے حکم دیا۔ وزیر اعظم نے نئے ٹرمینل کو جانے والی سڑکوں کے دونوں جانب درخت لگانے اور راستے کو خوشنما بنانے کی ضرورت کا بھی اظہار کیا۔

جنرل پرویز مشرف کا بیان

چیف آف آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ جب تک قوم اور پاکستان کی مسلح افواج آپس میں متحد رہیں گی دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتی۔ انہوں نے کہا کہ لائن آف کنٹرول پر ہمارے افسران اور جوانوں نے جس بہادری اور جرات کا مظاہرہ کیا ہے وہ ہمارے لئے قابل فخر ہے اور پاکستان کی مسلح افواج کی کارکردگی میں ایک اور سنہری باب کا اضافہ ہے۔

حکومت کو دوسری جماعتوں سے مذاکرات کا مشورہ

مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر رکن قومی اسمبلی اعجاز الحق نے کہا ہے کہ کارگل کے مسئلہ پر حکومت اور دوسری جماعتوں میں جو اختلاف پیدا ہو گیا ہے اسے دور کرنے کے لئے وزیر اعظم کو ان مخالف حکومت پارٹیوں سے براہ راست بات چیت کرنی چاہئے۔ اور اس میں پیپلز پارٹی کو بھی شامل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ معاہدہ واشنگٹن کے متعلق عوام کے دلوں میں جو شکوک و شبہات ہیں ان کا ازالہ ضروری ہے انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ پاکستان نے کارگل میں اپنا لوہا منوا لیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ ہم نے کارگل سے پسپائی اختیار کی ہے بلکہ یہ ایک قسم کی ٹیکنیکل ری ٹریٹ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ کے کہنے پر جنگ ملتوی ہوئی ہے ختم نہیں ہوئی۔

یہ حکومت رہی تو خانہ جنگی ہو گی

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے لندن میں اپنے پارٹی ورکروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف نے کشمیر کا سودا کر دیا ہے اور انہوں نے کشمیریوں کو ہی نہیں بلکہ پاکستانیوں کو بھی بیچ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی میں ازحد اضافہ ہو چکا ہے پٹرول اور گیس کی قیمتیں اس حد تک بڑھا دی گئی ہیں کہ ان کا اثر زندگی کے تمام شعبوں پر پڑ رہا ہے۔ دراصل نواز شریف کا موجودہ دور سیاہ ترین دور ہے۔ اور اگر موجودہ حکومت کو ختم نہ کیا گیا تو ملک خانہ جنگی میں مبتلا ہو جائے گا۔ لیکن اس کے لئے مسلم لیگ ہی ذمہ دار ہو گی۔

صدر کلنٹن اپنا وعدہ پورا کریں

ممتاز امریکی سینیٹر ٹام ہارکن نے امریکی صدر بل کلنٹن پر زور دیا ہے کہ اب جبکہ پاکستان نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے تو صدر بل کلنٹن کو بھارت پر اپنا پورا زور ڈالنا چاہئے کہ اب وہ بھی اپنے وعدہ کو پورا کرے اور اس کے لئے صدر کو اپنا کردار پوری طرح ادا کرنا چاہئے انہوں نے کہا کہ بھارت کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ کشمیر کے مسئلے کا کوئی وجود نہیں کیونکہ اگر ایسا ہے تو پھر اس نے مقبوضہ کشمیر میں اپنی سات لاکھ فوج کیوں رکھ چھوڑی ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو ختم نہیں کیا جا سکتا اور بھارت طاقت کے ذریعے اس مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہے جو کہ ایک غلط طریقہ کار ہے۔

آٹے کی قیمت پر اضافہ

پنجاب کے وزیر خوراک حافظ اقبال خاکوانی نے کہا ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں کہ آٹے کی قیمت میں 14 روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک گندم کی امدادی قیمت 240 روپے من ہے آٹے کی قیمت میں کوئی اضافہ نہیں ہو گا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس 4 لاکھ ٹن اضافی گندم موجود ہے اور حقیقت یہ کہ ہمیں گودام کم پڑ گئے ہیں۔ دریں اثناء فلور ملز ایسوسی ایشن کے ترجمان نے کہا ہے کہ آٹے کی قیمت میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ اور اس سلسلے میں اخبارات میں شائع ہونے والی خبریں غلط ہیں۔

تاجروں کا ٹیکس نمبر

سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے چیئرمین میاں اقبال فرید نے کہا ہے کہ تاجروں کو 15۔ اگست تک اپنے بورڈوں پر ٹیکس نمبر لکھوا لینا چاہئے۔ ٹیکس گوشوارے 30 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ ٹریڈ انرولمنٹ سرٹیفکیٹ کے بغیر جمع کرائے گئے گوشواروں کا ٹوٹل آڈٹ ہو گا۔

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم

میں پانچ، دس مرلہ اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کے لئے تشریف لائیں۔

رابطہ :-
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

کوٹھی کرایہ کیلئے یا فروخت

Fully Furnished اور تمام سہولیات میسر ہیں۔ واقع 19/1 دارالعلوم غربی (المعروف پنیار ہاؤس)
ایک عدد کوٹھی واقعہ وڑائچ ٹاؤن۔ ربوہ کرایہ کیلئے خالی ہے۔ رہائش یا پرائیویٹ تعلیمی ادارہ جات کیلئے نہایت موزوں ہے۔
تمام سہولیات میسر ہیں۔
رابطہ۔ چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
وڑائچ ٹاؤن ربوہ۔ فون 212444

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
* ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔
کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212755-212855
* ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سیدپور روڈ راولپنڈی
☎ 415845
* ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
* ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743
* ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش منداس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX: 219065 ☎ 291024